احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 4۔اکتوبر 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 4/اکتوبر 2013ء 27ذیقعد 1434ہجری 4/اخاء 1392ہش جلد 63-98 نمبر 227

صبر کی عادت کرو

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشک تتار

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامان دمار

جس نے نفسِ دوں کو ہمت کرکے زیر پا کیا
چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم واسفندیار

(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کا زمانہ ساتویں سال نبوت کے قریب بنتا ہے۔

اس وقت تک چالیس کے قریب لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔اس زمانہ میں اسلام کا اعلانیہ اظہار ظلم اور مصائب کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔حضرت عمرؓ نے دانستہ طور پر مکہ کے سب سے زیادہ خبریں پھیلانے والے جمیل جمحی کو اپنے مسلمان ہونے کا بتایا تا کہ ان کے اسلام کا چرچا ہو اور رؤسائے مکہ کو بھی پتہ چلے۔حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کی خبر کا اڑنا تھا کہ ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔مشرکین بکثرت ان کے گھر کے گرد جمع ہوئے۔وہ نعرے لگا رہے تھے کہ عمر بے دین ہو گیا۔عمر صابی ہو گیا۔حضرت عمرؓ کہتے تھے ”نہیں میں مسلمان ہوا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔“ اس دوران کئی دفعہ مشرکین سردار آپؓ پر حملہ آور ہوئے۔ایک دفعہ عتبہ آپ سے گتھم گتھا ہو گیا۔کفار کے پورے مجمع کے مقابل پر حضرت عمرؓ نے بسا اوقات پورا پورا دن ڈٹ کر مقابلہ کیا۔جو حملہ آور ان کے قریب آتا اسے پکڑ لیتے۔ حضرت عمرؓ نے اس موقع پر اعلانیہ کہا کہ ”اگر ہم مسلمان تین سو افراد ہو گئے تو اے مشرکو! یا تمہیں مکہ کو چھوڑنا ہوگا یا ہم اسے تمہارے لئے چھوڑ دیں گے۔“ حضرت عمرؓ کے رشتے کے ماموں عاص بن وائل کو اس شدید مخالفت کا پتہ چلا تو انہوں نے حضرت عمرؓ کو اپنی پناہ میں لینا چاہا۔حضرت عمرؓ جیسے بہادر انسان نے گوارا نہ کیا کہ ان کے کمزور مسلمان بھائی تو ماریں کھائیں اور صبر سے مظالم برداشت کریں اور وہ حالات کا مقابلہ کرنے کی بجائے اپنے طاقتور رشتہ داروں کی پناہ لے لیں۔انہوں نے حالات کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی اور آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ خانہ کعبہ جا کر اعلانیہ نماز ادا کی جائے۔آنحضرتؐ مسلمانوں کو ہمراہ لے کر حضرت عمرؓ کے ساتھ صحن کعبہ میں پہنچے اور وہاں نماز ادا کی گئی۔مکہ میں یہ پہلا موقع تھا جب مسلمانوں نے اعلانیہ اسلام کا اظہار کیا۔رسول خدا ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ”فاروق“ کا لقب عطا فرمایا۔یعنی حق و باطل میں فرق کرنے والا وجود۔ (اسد الغابہ جلد 4 ص 57 واصابہ جلد 2 ص 519، البدایہ جلد 3 ص 30، 82)

جب مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت عمرؓ نے بھی ہجرت کا ارادہ کیا اور ہجرت بھی بڑی شان سے کی۔ نبی کریم ﷺ سے اجازت لے کر چند ساتھیوں کے ہمراہ پہلے خانہ کعبہ پہنچے۔طواف کر کے مشرکین کو مخاطب کر کے کہا ”آج جس نے بھی میرا مقابلہ کرنا ہے حرم مکہ سے باہر آ کر کر لے“ لیکن کسی کو اس کی ہمت نہ ہوئی۔حضرت عبداللہؓ بن مسعود کہا کرتے تھے کہ ”حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے بعد ہم اپنے آپ کو طاقتور محسوس کرنے لگے تھے۔“

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

(ماخوذ از سیرت صحابہ رسول۔ مرتبہ حافظ مظفر احمد صاحب)

آج حضور انور ایدہ اللہ کا

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج۔4 اکتوبر کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق 7:45 تا 10 بجے صبح کی نشریات کے دوران ٹیلی کاسٹ ہوگا۔احباب جماعت حضور انور کا خطبہ جمعہ خود بھی سنیں اور دوسروں کو بھی استفادے کی تلقین فرمائیں۔

اپنے کام سے مرکز کو آگاہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

ایک ہدایت نیشنل امیر کے لئے ہے کہ وہ ریجنل امیر کو جو کام اور اختیارات دیں اس کے بارے میں مرکز کو بھی لکھیں اور بتائیں۔اس پر کم از کم میرا خیال ہے کہ کہیں بھی عمل نہیں ہو رہا۔کیونکہ کبھی ایسا خط مجھے نہیں آیا کہ ہم نے فلاں ریجن میں امیر مقرر کئے ہیں اور اُن کے یہ یہ اختیارات ہیں۔ اس پر قاعدہ نمبر 177 لکھا ہوا ہے اور بڑا واضح ہے۔اب اس بارے میں توجہ کی ضرورت ہے۔ امراء خاص طور پر قواعد کی کتاب میں سے 215 سے 220 تک جو قواعد ہیں وہ ضرور پڑھیں اور خاص طور پر جب کسی معاملہ میں فیصلہ کرنا ہو تو ان کو ذہن میں رکھیں اور ان پر عمل کریں۔(قواعد تحریک جدید کے Revised Edition 2008 کے مطابق یہ قواعد 259 تا 264 درج ہیں)

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

براعظم آسٹریلیا

تاریخ۔جغرافیہ۔مذاہب۔موسم۔معدنیات

سرکاری نام:

فیڈریشن آف آسٹریلیا (Federation of Australia)

وجہ تسمیہ:

یہ لاطینی لفظ ''آسٹرالس''(Australis) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ''جنوبی زمین''

محل وقوع:

جنوب مغربی بحرالکاہل

حدود اربعہ:

اس کے شمال میں تیمور اور آرافورا سمندر، مشرق میں بحیرہ کورل اور بحیرہ تسمانیہ اور مغرب میں بحر ہند واقع ہیں۔

ہمسایہ ممالک:

شمال میں انڈونیشیا اور پاپوا نیوگنی، مشرق میں سولومن جزائر اور فجی، جنوب مشرق میں 1800 کلومیٹر کی دوری پر نیوزی لینڈ ہیں۔ آسٹریلیا ایشیا کے جنوب مشرق میں ہے۔

جغرافیائی صورتحال:

آسٹریلیا نصف کرہ جنوبی میں واقع ایک الگ براعظم اور ایک بڑا جزیرہ ہے۔ یہ رقبے کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے۔ اس کی مشرق سے مغرب لمبائی 4025 کلومیٹر اور شمال سے جنوب تک چوڑائی 3700 کلومیٹر ہے۔ اس کا دو تہائی رقبہ مغربی صحرا اور نیم صحرا پر مشتمل ہے۔ ملک میں بے شمار چھوٹے چھوٹے پہاڑ واقع ہیں۔ آسٹریلیا کے بڑے اور لمبے دریا مرے اور ڈارلنگ ہیں۔ ساحل کی لمبائی 25760 کلومیٹر ہے۔

رقبہ:

7,682,300 مربع کلومیٹر

آبادی:

ایک کروڑ 88 لاکھ نفوس (2000ء)

دارالحکومت:

کینبرا Canberra (4 لاکھ)

بلندترین مقام:

ماؤنٹ کاسیکوسکو (2230 میٹر)

بڑے شہر:

سڈنی۔ملبورن۔برسبین۔ایڈی لیڈ۔پرتھ۔ نیوکاسل۔ڈارون۔کیئرنز۔ماؤنٹ عیسیٰ۔ہوبرٹ

سرکاری زبان:

انگریزی (اطالوی۔یونانی)

مذاہب:

عیسائیت (اینگلیکن 26 فیصد۔رومن کیتھولک 25 فیصد۔پروٹسٹنٹ 25 فیصد)

اہم نسلی گروپ:

برطانوی یورپی 95 فیصد۔ایشیائی 4 فیصد۔دیگر ایک فیصد

یوم آزادی و یوم وفاق:

یکم جنوری 1901ء

رکنیت اقوام متحدہ:

یکم نومبر 1945ء

کرنسی یونٹ:

آسٹریلین ڈالر = 100 سینٹ (ریزرو بینک آف آسٹریلیا 1911ء)

انتظامی تقسیم:

6 ریاستیں۔2 علاقے

موسم:

گرم۔خشک اور مرطوب ہوتا ہے۔ اندرونی علاقوں میں بارشیں کم ہوتی ہیں۔

اہم زرعی پیداوار:

گندم۔جو۔گنا۔غلہ۔پھل اور سبزیاں (بھیڑیں۔سؤر)

اہم صنعتیں:

فولاد۔ایلومینیم۔گاڑیاں۔پارچہ بافی۔مشینری۔ سیاحت۔اون۔گوشت کی پیکنگ

اہم معدنیات:

خام لوہا۔کوئلہ۔باکسائٹ۔تانبا۔سونا۔ چاندی۔قلعی۔یورینیم۔پٹرولیم۔گیس۔ہیرے۔ جست۔سیسہ

☆......☆......☆

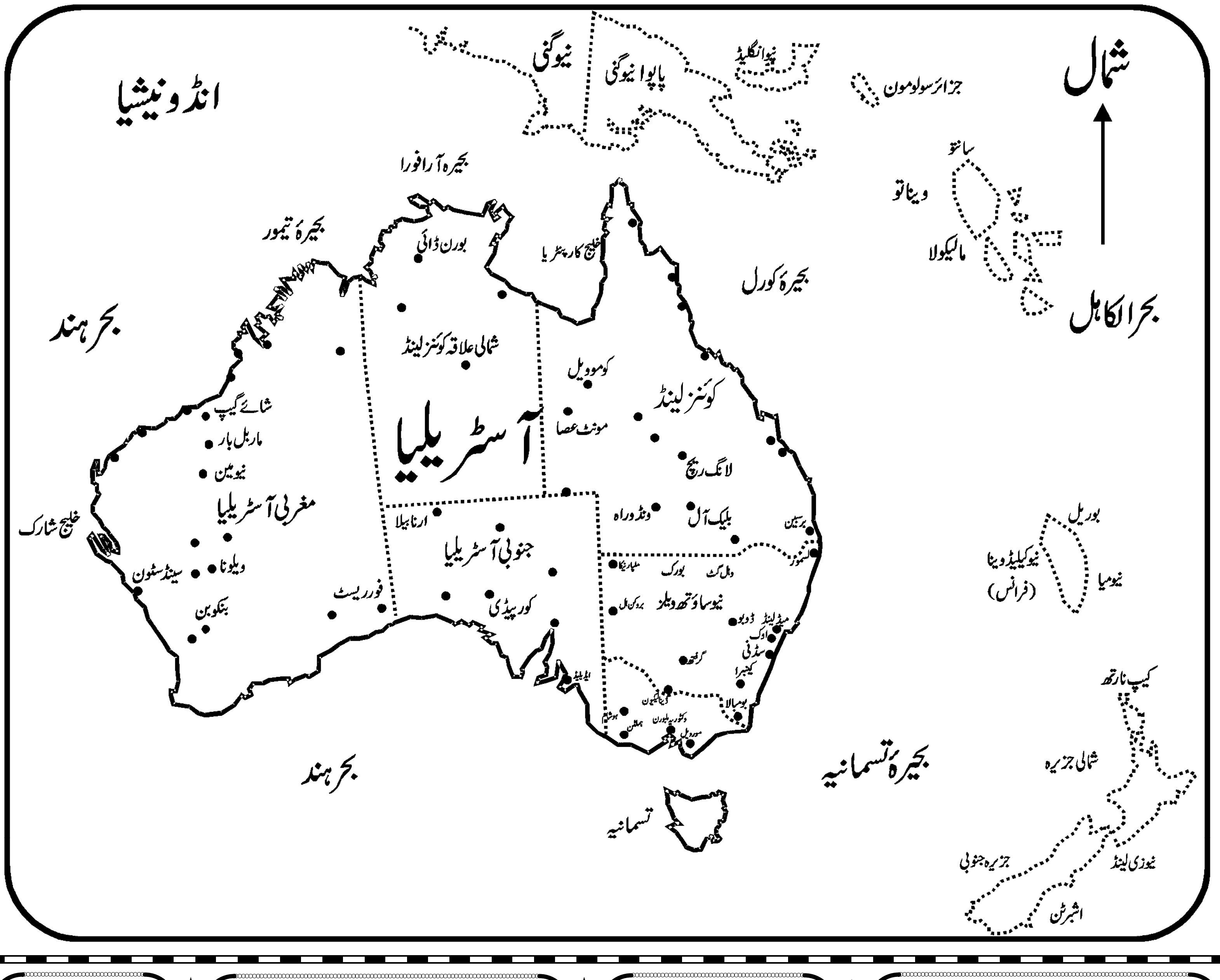

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سنگاپور

بیت طٰہٰ سنگاپور آمد، 9 ممالک کے احمدیوں سے رابطہ، ملاقاتیں اور سنگاپور جماعت کا تعارف

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

22,21 ستمبر 2013ء

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور کا پہلا دورہ 4/اپریل 2006ء تا 10/اپریل 2006ء فرمایا تھا۔

9 ممالک کے احمدیوں سے رابطہ

سنگاپور کے اس سفر کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس ریجن کے تمام ممالک جن میں انڈونیشیا، ملائشیا، برونائی، فلپائن، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویت نام، پاپوا نیوگنی اور میانمار (برما) وغیرہ سے احباب جماعت بڑی تعداد میں سنگاپور پہنچ رہے ہیں۔ یوں اس ایک ملک کے سفر سے نو ممالک کی جماعتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوں گی اور ان سبھی کی دید کی پیاس بجھے گی اور سالہا سال سے اپنے پیارے آقا کے دیدار سے ترسی ہوئی روحیں خوب سیراب ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں اور برکتوں اور انعامات سے حصہ پائیں گی جو اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے ہی اس بابرکت دورہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 20 ستمبر 2013ء کے خطبہ جمعہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''انشاء اللہ تعالیٰ میں چند ہفتوں کے لئے دورے پر جا رہا ہوں دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت فرمائے اور جو مقاصد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے پورا فرمائے''۔

آغاز سفر

اس بابرکت سفر کا آغاز 21 ستمبر 2013ء کو ہوا۔ جب پچھلے پہر پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد بیت الفضل لندن میں جمع تھی۔ حضور انور ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور اس دوران مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا سے گفتگو فرمائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قریباً سوا پانچ بجے ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈ کے حصول اور امیگریشن کی تمام کارروائی ایک خصوصی انتظام کے تحت مکمل ہو چکی تھی۔ چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ، مکرم منیرالدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم عمیر علیم صاحب (انچارج شعبہ مخزن تصاویر) اور مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو الوداع کہا۔

قریباً پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی ایک خصوصی انتظام کے تحت جہاز کی سیڑھیوں کے پاس لائی گئی اور پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئی۔

سنگاپور میں آمد

برٹش ایئرویز کی پرواز BA0011 رات سات بجکر پچپن منٹ پر ہیتھرو (Heathrow) ایئرپورٹ لندن سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوئی۔ بارہ گھنٹے بیس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد اگلے روز 22 ستمبر بروز اتوار بعداز دوپہر سنگاپور کے مقامی وقت کے مطابق تین بجکر پندرہ منٹ پر جہاز سنگاپور کے Changi انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم دوسری بار سنگاپور کی سرزمین پر پڑے۔

سنگاپور کا یہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ دنیا کے مصروف ترین ہوائی اڈوں میں شمار ہوتا ہے جہاں ہر تین منٹ کے بعد جہاز اترتا یا اڑتا ہے۔

ایئرپورٹ پر استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی جہاز سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے اپنے بعض سٹاف ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خصوصی انتظام کے تحت سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں نیشنل پریذیڈنٹ سنگاپور عبدالعزیز مجید صاحب، مربی انچارج سنگاپور حسن بصری صاحب، نائب صدر سنگاپور عبدالحلیم صاحب، صدر خدام الاحمدیہ سنگاپور سعید امیر صاحب، امیر جماعت انڈونیشیا عبدالباسط صاحب مربی انچارج انڈونیشیا سیوطی عزیز احمد صاحب، مربی انچارج ملائشیا عین الیقین صاحب، نیشنل پریذیڈنٹ مربی انچارج فلپائن معصوم احمد صاحب، مربی انچارج کمبوڈیا فجر ایوب صاحب، مربی سلسلہ ویت نام مجیب احمد صاحب، نیشنل صدر جماعت میانمار (برما) مکرم عبدالقادر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ نیشنل مجلس عاملہ سنگاپور کے بعض عہدیداران کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا سے آنے والے بعض جماعتی عہدیداران اور ان ہمسایہ ممالک سے آنے والے مربیان کرام نے اپنے پیارے آقا سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

نیشنل صدر لجنہ سنگاپور، نائب صدر لجنہ سنگاپور، صدر لجنہ انڈونیشیا، نائب صدر لجنہ انڈونیشیا، سسٹر خدیجہ سابق صدر لجنہ انڈونیشیا، نائب صدر لجنہ ملائشیا نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

MTA انٹرنیشنل کی ٹیم جو ایک روز قبل لندن سے سنگاپور پہنچی تھی۔ ان استقبالیہ مناظر کی ریکارڈنگ کر رہی تھی۔

اسی لاؤنج میں امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً چار بجے ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے چار بجے Lotus Apartments پہنچے۔ مقامی جماعت نے ان اپارٹمنٹس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کے ممبران کی رہائش کا انتظام کیا ہے۔ یہ اپارٹمنٹس علاقہ Joo Chiat میں واقع ہیں اور ایئرپورٹ سے اس کی جگہ کا فاصلہ قریباً 15 کلومیٹر ہے۔

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدازاں حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بیت طٰہٰ میں آمد

پروگرام کے مطابق سات بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت سنگاپور کے مرکزی سنٹر بیت طٰہٰ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں رہائشی جگہ سے اس مرکزی سنٹر کا فاصلہ صرف ایک کلومیٹر ہے، آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت طٰہٰ تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور مشن ہاؤس پہنچے۔ احباب جماعت نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ خوبصورت لباس میں ملبوس مقامی بچوں اور بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں دعائیہ خیر مقدمی نظمیں پڑھیں اور بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ سنگاپور کے یہ بچے اور بچیاں جو اردو زبان سے نابلد تھیں لیکن اردو زبان میں ترنم کے ساتھ یہ یہ دعائیہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

مرد و خواتین سبھی کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں اور ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ سات سال کے طویل عرصہ کے بعد دوبارہ یہ دن ان کی زندگیوں میں آیا تھا کہ ان کا پیارا آقا بنفس نفیس ان میں رونق افروز تھا۔ یہ خوشی و مسرت کے لمحات تھے اور خوش نصیب تھے یہ لوگ جو اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مرد احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے بیت میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

سنگاپور کا تعارف

ملک سنگاپور ایک بڑے جزیرہ اور 63 چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے۔اس کا رقبہ 720 مربع کلومیٹر ہے۔اس کی ساحلی سرحد 193 کلومیٹر ہے۔ یہ ملک مشرق سے مغرب تک 40 کلومیٹر اور شمال سے جنوب 20 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔کل آبادی قریباً چار ملین ہے۔

سنگاپور کے شمال میں ملائشیا اور جنوب میں انڈونیشیا ہے۔ ملائشیا اور سنگاپور کی سرحدیں ایک کلومیٹر لمبے پُل کے ذریعہ آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ سنگاپور دنیا کی چوتھی بڑی بندرگاہ ہے۔ جہاں سالانہ کروڑوں ٹن سامان اتارا یالا دا جاتا ہے۔

یہ سارا ملک ہی سرسبز وشاداب ہے۔ رنگارنگ کے خوش نما پھولوں اور چھوٹی چھوٹی سرسبز وشاداب پہاڑیوں اور سمندر کے نیلے پانیوں میں پھیلے ہوئے خوبصورت جزیروں سے مزین ہے۔ یہاں کے لوگ خوشحال اور متمول ہیں۔شاید ہی کوئی بیکار ہو۔ یہاں کا معیار تعلیم بہت بلند ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 697 مربع کلومیٹر پر پھیلے ہوئے ملک میں پانچ سو سے زائد سکول اور دوسو کالج یونیورسٹیاں ہیں۔

سنگاپور میں جماعت کا قیام 1935ء میں عمل میں آیا۔ جب حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز پہلے مربی کے طور پر سنگاپور پہنچے۔

حضرت مصلح موعود نے 1934ء میں تحریک جدید کا اعلان فرمایا اس اعلان کے بعد آپ نے مختلف ممالک میں تحریک جدید کے تحت مربیان بھجوائے۔اس طرح سنگاپور مشن کو تحریک جدید سکیم کے تحت قائم ہونے والے مشنوں میں اولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیرونی ممالک میں جماعتوں اور مشن کے قیام میں سنگاپور کی جماعت اور یہاں مشن کا قیام تحریک جدید کا پہلا پھل ہے۔

بیت طٰہٰ کا تعارف

سنگاپور جماعت کے موجودہ مرکز اور بیت طٰہٰ دو کشادہ سڑکوں Onan Road اور Campbell Road کے وسط میں واقع ہے۔ یہ قطعہ زمین سنگاپور کے سب سے پہلے مربی حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز نے 1947ء میں خریدا تھا۔ اس کا رقبہ 19 ہزار 137 مربع فٹ ہے۔اس رقبہ پر لکڑی سے بنا ہوا ایک رہائشی مکان بھی تھا جو 1983ء تک بطور بیت اور مشن ہاؤس استعمال میں لایا جاتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1983ء میں اپنے دورہ سنگاپور کے دوران یہاں اس احاطہ میں بیت طٰہٰ کا سنگ بنیاد رکھا۔ بیت کی یہ عمارت دو سال کے عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

سنگاپور کی یہ بیت طٰہٰ ہشت پہلو ہے اور اس کی دو منزلیں ہیں۔ اوپر کا حصہ مردوں کے نماز پڑھنے کے لئے ہے۔ نچلے حصے کا نصف حصہ خواتین کے نماز پڑھنے کے لئے مخصوص ہے اور باقی نصف میں جماعت اور اس کے ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ اس بیت کے اوپر سبز رنگ کا گنبد ہے۔ یہ بیت بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔

مشن ہاؤس

اب بیت کے ساتھ دومنزلہ خوبصورت مشن ہاؤس بھی تعمیر ہو چکا ہے۔اس مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پہلے دورہ سنگاپور کے دوران 7/اپریل 2006ء کو رکھا تھا۔ اس مشن ہاؤس کی پہلی منزل میں لجنہ کے لئے ہال ہے جو نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے مختلف پروگراموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دوسری منزل پر دو رہائشی اپارٹمنٹس، دفاتر اور گیسٹ رومز بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی وجہ سے بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت اس ریجن کے مختلف ممالک سے سنگاپور پہنچ رہے ہیں۔ صرف انڈونیشیا سے ہی دو ہزار سے زائد احباب اور فیملیز سنگاپور آرہی ہیں۔ جبکہ ملائشیا سے آنے والوں کی تعداد بھی پانچصد سے زائد ہے۔مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بیت طٰہٰ کے صحن اور کھلے احاطہ میں مارکی لگا کر احباب کے بیٹھنے اور نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ یہ دن بڑے ہی مبارک ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ دن، یہ خوشی ومسرت کے لمحات اور یہ سعادتیں ان لوگوں کے لئے دائمی برکتوں کا موجب بنادے۔ آمین

23 ستمبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت طٰہٰ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

عام ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت طٰہٰ تشریف لے گئے جہاں فیملی وانفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 129 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سنگاپور جماعت سے تعلق رکھنے والی فیملیز اور احباب کے علاوہ انڈونیشیا، کمبوڈیا، ویت نام، فلپائن، سری لنکا اور پاکستان سے آنے والے احباب اور فیملیز شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت طٰہٰ تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت طٰہٰ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور کی قیامگاہ سے بیت طٰہٰ کا فاصلہ قریباً ایک کلومیٹر ہے جو پانچ منٹ میں طے ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں سنگاپور جماعت کے احباب کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، پاپوانیوگنی، میانمار (برما)، تھائی لینڈ، بنگلہ دیش اور عمان سے آنے والے احباب اور فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 209 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کا چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج کا دن ان لوگوں کے لئے خوشی ومسرت کا دن تھا۔ بہت سی فیملیاں اور احباب ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ مرد وخواتین اور بچے بچیوں کے چہرے خوشی سے تمتمار رہے تھے۔ یہ لوگ بیتابی کے ساتھ، اس بات کے منتظر تھے کہ کب انہیں بلایا جائے اور انہیں اپنے پیارے آقا کے ساتھ دیدار کے اور قرب کے وہ قیمتی لمحات میسر آجائیں جس کی خاطر وہ مختلف ممالک سے لمبے سفر طے کر کے یہاں پہنچے ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت طٰہٰ تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

سنگاپور کے پہلے احمدی

سنگاپور کی سرزمین پر آباد یہاں کی ملائی قوم میں سے سب سے پہلی بیعت مکرم حاجی جعفر بن وانتارا صاحب کی تھی۔ آپ اس ملک کے پہلے مقامی احمدی تھے۔ آپ نے حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز مربی سلسلہ سنگاپور کے ذریعہ جنوری 1937ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس ملک کی سرزمین پر آباد قوم میں سے جو پہلا پھل احمدیت کو عطا فرمایا تھا وہ نہایت مخلص، باوفا، نڈر اور صبر واستقامت کا ایک پہاڑ تھا۔ آپ مخالفت کے شدید طوفانوں میں سینہ سپر رہے اور آپ کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔

بہادری اور اخلاص کا واقعہ

آپ کے ابتدائی دور کے ایک واقعہ کو مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب (سابق مربی سنگاپور) نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

سنگاپور میں قیام جماعت کے ابتدائی ایام میں مکرم حاجی جعفر وانتارا صاحب نے حضرت مولوی غلام حسین ایاز صاحب کی معیت میں سلسلہ کی خاطر بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ دو تین مرتبہ بعض معاندین کی طرف سے زدوکوب اور ماریں بھی کھائیں۔ مگر خدا کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہے۔

ایک دفعہ بعض مخالف لوگوں کی انگیخت پر دو اڑھائی سو مسلح افراد نے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور اپنے ایک عالم کو ساتھ ملا کر حاجی صاحب سے اسی وقت احمدیت سے منحرف ہونے کا مطالبہ کیا اور بصورت دیگر ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی دھمکی دی۔ حاجی صاحب نے اسی وقت تشہد پڑھ کر اعلان کیا کہ میں کس بات سے توبہ کروں۔ میں تو پہلے ہی خدا کے فضل سے ایک سچا...... ہوں اور اگر میں نے کسی گناہ سے توبہ کرنی بھی ہو تو بندوں کے سامنے نہیں بلکہ اللہ کے سامنے اپنے سب گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ اس سے ملتجی ہوں کہ وہ مجھے معاف کر دے۔

جب اس کے باوجود مجمع مشتعل رہا اور مکان میں گھس کر جانی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیتا رہا تو حاجی صاحب مومنانہ جرأت اور ہمت سے ایک چھرا ہاتھ میں لے کر اپنے مکان کی حدود میں اپنا دروازہ روک کر کھڑے ہو گئے اور ببانگ دہل یہ اعلان کر دیا کہ مرنا تو ہر ایک نے ایک ہی مرتبہ ہے۔ کیوں نہ سچائی کی خاطر بازی لگا دی جائے۔ اب اگر تم میں سے کسی کے باپ کے بیٹے میں جرأت ہے کہ بری نیت سے میرے مکان میں گھسنے کی کوشش کرے تو آگے بڑھ کر دیکھ لے کہ اس کا کیا حشر ہوگا۔

مکان کی دوسری سمت سے حاجی صاحب کی

بہادر بیٹی باہر نکلی اور ہاتھوں میں ایک مضبوط ملائی تلوار، نہایت جرأت سے گھماتے ہوئے اس نے بھی سارے مجمع کو یہ کہتے ہوئے چیلنج کیا کہ میرے والد صاحب جب سے احمدی ہوئے ہیں، میں نے ان میں کوئی خلاف شرع یا غیر دینی بات نہیں دیکھی بلکہ ایمان اور عمل، ہر لحاظ سے وہ پہلے سے زیادہ پکے ...... اور دین کے شیدائی معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ احمدیت نے انہیں ...... سے مرتد کر دیا ہے۔ پس اگر آپ لوگوں میں سے کسی نے میرے باپ پر حملہ کرنے کی جرأت کی یا ناجائز طور پر ہمارے گھر کے اندر گھسنے کی کوشش کی تو وہ جان لے کہ اس کی خیر نہیں۔ اگرچہ میں عورت ہوں تاہم تم یاد رکھو کہ حملے کی صورت میں تلوار سے تین چار کو مار گرانے سے پہلے نہیں مروں گی۔ اب جس کا جی چاہے آگے بڑھ کر قسمت آزما لے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس مشتعل مجمع پر ایسا رعب طاری کیا کہ باوجود اس کے کہ لوکل ملائی پولیس کے بعض افراد وہاں کھڑے قیام امن کے بہانے، مخالفین احمدیت کی کھلی تائید کر رہے تھے۔ پھر بھی مجمع میں سے کسی فرد کو مکرم حاجی صاحب کے گھر گھسنے یا حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آخر کار جب کافی وقت گئے تک وہ لوگ منتشر نہ ہوئے تو حاجی صاحب نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ میں خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے بھی مسلمان تھا اور قبول احمدیت کے بعد تو زیادہ پکے طور پر ...... ہو گیا ہوں۔ اس پر مخالفین شرمندہ ہو کر آہستہ آہستہ منتشر ہو گئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 12 فروری 1966ء ص 4)

حاجی جعفر بن وانتارا صاحب کا وصال 1966ء میں 77 سال کی عمر میں ہوا۔

تناور درخت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنگاپور کی سرزمین میں آباد ملائی قوم میں احمدیت کا جو پہلا بیج بویا گیا جو قربانیوں کے جلو میں پروان چڑھا آج ایک تناور درخت بن چکا ہے اور سنگاپور کی جماعت منظّم و مستحکم ہے۔ جماعت کے مرکزی سنٹر بیت طٰہٰ اور دو منزلہ خوبصورت مشن ہاؤس ہے۔ جو آجکل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت آمد کی وجہ سے مہمانوں سے بھرا ہوا ہے اور ایک عید کا سماں ہے۔

انڈونیشیا، ملائشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، سری لنکا، برونائی، کمبوڈیا، ویت نام، پاپوانیوگنی، عمان، دوبئی، بنگلہ دیش اور میانمار (برما) سے بہت سے احباب جماعت اور فیملیز سنگاپور پہنچ چکی ہیں اور احباب کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ پاکستان اور انڈیا سے بھی بعض احباب یہاں پہنچے ہیں۔

جماعت سنگاپور کو ان سبھی کی میزبانی کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے احباب انصار، خدام، لجنہ اور بچے بچیاں دن رات خدمت میں مصروف ہیں اور بڑی مستعدی سے اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب آسٹریلیا

''مجھے دیکھ رفعت کوہ میں''۔ الٰہی جلال کا نشان

پہاڑوں کی دنیا کا تعارف۔ انبیاء سے تعلق

غالبؔ نے کیا خوب کہا تھا کہ قطرہ میں دجلہ اور جز میں کل نظر نہ آ سکے تو موجودات کا نظارہ دیدۂ بینا نہیں بلکہ بچوں کا کھیل ٹھہرتا ہے۔ دیدۂ بینا رکھنے والے کے لئے تو یہ سارا عالم ایک ایسا آئینہ ابصار ہے کہ اس میں جس طرف بھی دیکھیں اس کائنات کے خالق و مالک کے دیدار کی راہ دکھائی دیتی ہے۔ ماموز زمانہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں، وہی رہ ہے ترے دیدار کا

مگر دیدۂ بینا سے محروم ایک شاعر کی کیا بصارت اور کیا بصیرت، دونوں ہی اس مبدأالانوار حقیقت ازل کی محض منتظر ہی رہ جاتی ہیں اور ان گنت لباسہائے مجاز میں جلوہ گر ہونے کے باوجود اس کی ذات کا دیدار کرنے سے قاصر۔ چنانچہ اپنی اس بے بسی کا بھانڈہ خود اپنے ہی الفاظ میں پھوڑے بغیر نہیں رہ سکتا اور اعتراف کر لیتا ہے کہ اس نے اپنی جبین ''بے نیاز'' میں تڑپتے ہزاروں سجدوں کی امید نیاز مندی پہ پانی پھیر دیا ہے۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

اقبالؔ کو اس حقیقت ازلی کے چہرہ کی جھلک پردۂ شہود پہ جلوہ گر شکل مجاز میں نظر نہ آ سکی تو اس کی ایک ہمعصر داعی الی اللہ شاعرہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے (جو امام دوراں حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی تھیں) اس کی ہدایت اور رہنمائی ان الفاظ میں کرانے کی کوشش کی کہ

مجھے دیکھ رفعت کوہ میں، مجھے دیکھ پستی کاہ میں
نہ دکھائی دے تو یہ فکر کر، کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں
مجھے دیکھ طالب منتظر، مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں

حقیقت تو یہ ہے کہ رفعت کوہ ہو یا پستی کاہ، ہر دو پہ ایک سرسری نگاہ ڈالنا بھی کئی عمریں چاہتا ہے۔ رفعت کوہ یعنی پہاڑوں کی دنیا کی عظمت کو ہی لے لیں۔ ان کے اسرار و رموز کی خاک چھانتے محققین کی کئی نسلیں گزر گئی ہیں اور ہنوز یہ جدوجہد جاری و ساری ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں آیات قرآنیہ کی روشنی میں پہاڑوں کی دنیا کا ایک مختصر تعارف قلمبند کرنا مقصود ہے۔ واضح رہے کہ ''رفعت کوہ'' کی اصطلاح کوئی شاعرانہ اختراع نہیں بلکہ قرآن مجید سے اخذ ہے:

وَرَفَعنا فَوقَهُم الطورَ۔ ''اور ہم نے ان پر (ان کے لئے) طور کو رفعت دی''۔

(سورۃ النساء آیت 155)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نزدیک طور ہر پہاڑ کو کہا جا سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد صفحہ 169)

پہاڑوں پہ تحقیق کی قرآنی دعوت

قرآن کریم میں متعدد مقامات میں خدا تعالیٰ نے اپنی مختلف تخلیقات ارضی و سماوی کے ساتھ پہاڑوں کی بھی تخلیق اور ان کی بناوٹ پہ غور و فکر کی دعوت انسان کو دی ہے، تا اس کے نتیجہ میں اسے اپنے خالق و مالک کے وجود اور اس کی قدرتوں کا فہم و ادراک اور اس کا قرب حاصل ہو۔

''اور پہاڑوں کی طرف دیکھو کیسے انہیں نصب کر رکھا ہے''۔ (الغاشیہ:20)

اور ان کے بارہ میں ایک ایسی سائنسی حقیقت بیان کی جس کا علم بلکہ تصور تک بھی آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے موجود انسانوں کو نہیں ہو سکتا تھا اور یوں قرآن مجید کے مبنی بر وحی حق ہونے کا ایک ناقابل تردید ثبوت فراہم کر دیا۔ فرمایا:

''اور تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اس حال میں کہ انہیں ساکن و جامد گمان کرتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں''۔ (النمل:89)

قرآنی اصطلاح میں پہاڑوں سے مراد دنیاوی لحاظ سے بڑے لوگ بھی ہوتے ہیں اور یہ آیہ کریمہ بعض ایسی ہی دیگر آیات (مثلاً سورۃ حشر آیت 20) کی طرح ان پہ بھی چسپاں ہوتی ہے مگر سائنسدانوں نے بیسویں صدی عیسوی میں یہ معلوم کیا کہ جملہ براعظم جو زمین کا قرش (Continental Crust) بناتے ہیں وہ زمین کی ایسی بڑی بڑی تہوں (Tectonic Plates) کا حصہ ہیں جو لکھوکھہا سال سے متواتر سرک رہی ہیں کیونکہ ان کے نیچے تقریباً 2850 کلومیٹر گہری ایک ایسی پگھلی ہوئی گرم تہہ ہے جو زمین کے ٹھوس مرکزہ (Inner Core) کے گرداگرد ایک سیال سمندر کی مانند ہے۔ اس سیال ''بحر بے کنار'' (جسے Astheno-sphere کہتے ہیں) کے اوپر واقع پہاڑ اپنے براعظموں سمیت بادلوں کی طرح چل رہے ہیں مگر ان کی یہ حرکت اتنی خفیف ہے کہ محسوس نہیں ہوتی اور ہم انہیں ساکن و جامد ہی گمان کرتے ہیں۔ انہی Tectonic Plates میں سے دو کے آپس میں ٹکرانے سے کوہ ہمالیہ آج سے تقریباً 25 ملین برس قبل وجود میں آیا تھا جس کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی میں ابھی بھی ہر سال چند ملی میٹر کا اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ٹکراؤ ابھی پوری طرح سے رکنے میں نہیں آیا۔ گویا کوہ ھمالیہ جیسا ضخیم پہاڑ بھی ساکن نہیں بلکہ متحرک اور ارتقاء پذیر ہے۔

سطح زمین پہ زلزلوں کی ایک وجہ آتش فشانی کے علاوہ ان ٹیکٹانک پلیٹس کی یہی حرکت بتائی جاتی ہے۔

پہاڑوں کا نظام چلانے پہ فرشتے مامور ہیں

حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ پہاڑوں کا باقاعدہ ایک نظام ہے جو خدا تعالیٰ نے بعض فرشتوں کے سپرد کر رکھا ہے۔ آنحضور ﷺ جب طائف کے سفر سے واپس تشریف لائے تو اپنے سفر کے حالات سنائے اور فرمایا کہ اس سفر سے واپسی پر میرے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور کہنے لگا کہ مجھے خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا اگر ارشاد ہو تو میں یہ پہلو کے دونوں پہاڑ ان لوگوں پر پیوست کر کے ان کا خاتمہ کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔''

(سیرت خاتم النبیّین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 199)

بعض پہاڑ شعائر اللہ میں سے

شعائر اللہ خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ نشانیاں ہوتے ہیں جن کی عزت کرنا مومن کے لئے واجب اور اس کا یہ فعل دل کا تقویٰ قرار دیا جاتا ہے (الحج 33) صفا اور مروہ ایسی دو پہاڑیاں ہیں

جنہیں خداتعالیٰ نے شعائراللہ قرار دیا ہے۔ارشاد خداوندی ہے:''صفااور مروہ یقیناً شعائراللہ میں سے ہیں''۔(بقرہ 159)۔ان کے درمیان سعی کرنا مناسک حج میں شامل ہے۔

پہاڑاورانسان

خداتعالیٰ نے پہاڑ انسان کے فائدہ کے لئے بنائے ہیں،قرآن کریم میں متعدد جگہ اس کا ذکر مختلف انداز میں ملتا ہے:

''اورزمین میں پہاڑ بنائے تاکہ تمہیں خوراک مہیاکریں اوراس میں ہرقسم کے چلنے والے جاندار پیداکئے۔'' (لقمان:11)

''اورہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ ان کے لئے غذا فراہم کریں اورہم نے اس میں کھلے راستے بنائے تاکہ وہ ہدایت پاویں۔'' (انبیاء:32)

''اوراس نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے تاکہ تمہارے لئے کھانے کا سامان مہیاکریں اور دریا اورراستے بھی تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ (النحل:16)

''اور(ہم نے تمہارے لئے) وہ درخت بھی (پیدا کیا ہے)جو طور سینا سے نکلتا ہے جواپنے اندر تیل لے کراگتا ہےاورکھانے والوں کے لئے سالن لے کربھی۔'' (المؤمنون 21)

''اور پہاڑوں میں بھی تمہارے لئے پناہ کی جگہیں بنائی ہیں۔'' (النحل 82)

''اورتم پہاڑوں میں کھودکر گھر بناتے تھے۔ پس اللہ کی نعمتوں کو یادکرو۔'' (الاعراف 75)

''اورتم لوگ پہاڑ کھودکھودکر گھر بناتے ہو۔'' (الشعراء150)

''اوروہ پہاڑوں کے بعض حصوں کوکاٹ کر امن کے ساتھ (زندگی بسرکرتے ہوئے) مکان بناتے تھے''۔ (الحجر:83)

''اور پہاڑوں کوبھی اس نے اس (زمین) میں گاڑا ہے۔ (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لئے (اس نے کیاہے)۔ (النّٰزعٰت:34,33)

ایک اندازہ کے مطابق دنیا کی دس فیصد آبادی پہاڑوں میں یا ان کے قرب و جوار میں رہتی ہے۔انسانوں اورجانوروں کے پینے اورکھیتی باڑی کا پچاس فیصد پانی پہاڑوں سے بہنے والے دریاؤں اور ندیوں سے حاصل ہوتا ہے۔اسی طرح دنیاکے اکثر بڑے پہاڑ زمین کی گردش کے ساتھ موسموں کے بدلنے، ہواؤں کا رخ پلٹنے، مون سون کی بارشوں کا سلسلہ چلانے میں انتہائی اہم کرداراداکرتے ہیں۔

پہاڑ نہ صرف جنگلات،معدنیات اورآبی و حیاتیاتی ذخائر کے حامل بلکہ دیگراہم اوران گنت جغرافیائی، ماحولیاتی، تجارتی، سیاسی، تاریخی، سیاحتی اورتمدنی اہمیت کےبھی حامل ہیں۔دنیا کی بعض قدیم ترین تہذیبیں اورقومیں آج اپنے قیام و دوام کے لئے پہاڑوں، کہساروں کی ہی مرہون منت ہیں۔ان سب کی تفصیل کسی ایک نشست میں بیان کرنا ناممکن ہے۔حضرت مرزا بشیرالدین محموداحمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے ان مضامین کا جامع خلاصہ ایک فقرہ میں یوں بیان کر دیا کہ ''زمین کی زندگی پہاڑوں کے بغیر قطعی طور پر ناممکن ہے''۔ (تفسیر کبیر جلد ہشتم،صفحہ 476)

پہاڑاورانبیاء

بائبل کے عہدنامہ عتیق میں لکھا ہے:

''خداوند سینا سے آیااورشعیر سے ان پرظاہر ہوااور کوہ فاران سے جلوہ گرہوا۔ 10 ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ (استثناباب 33 آیت 2)

انبیاء کرام خداتعالیٰ کی مجسم قدرت ہوتے ہیں اوران کا دنیا میں آنا خداتعالیٰ کا آنا ہوتا ہے۔ بائبل کی اس عبارت میں بالترتیب حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیھم السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کا ذکر ان کے ظہور کے علاقہ میں واقع پہاڑوں کے حوالے سے کیا گیا ہے۔تفسیر ابن کثیر میں کوہ فاران کے ساتھ ساتھ سینا اورشعیر کے ناموں کے ساتھ بھی جبل یعنی پہاڑ کا لفظ بیان ہوا ہے۔ (بحوالہ تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 156)

پہاڑوں کا تقریباً تمام معروف انبیاء کے ساتھ ایک تعلق یا حوالہ ملتا ہے۔

☆حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ارارات کے پہاڑوں میں سے ایک کی چوٹی (جودی) پر جاکرٹھہرگئی تھی۔ (سورہ ھود آیت 45)

☆انجیل کے مطابق حضرت لوط علیہ السلام شہر چھوڑ کر پہاڑوں پہ جابسے تھے۔ (پیدائش 30:20)

☆حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بلند چوٹی پہ مسجد (ہیکل سلیمانی) تعمیر کی۔

آپ اورحضرت داؤدعلیھم السلام کوخداتعالیٰ نے پہاڑی علاقوں کی اقوام اوران کے سرداروں کی کامل اطاعت عطاکی ہوئی تھی۔ (سورۃ انبیاء:80)

☆حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنی والدہ حضرت ہاجرہ کے ساتھ صفاومروہ کی ان پہاڑیوں کے دامن میں چھوڑ دیئے گئے جن کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔

دنیا کے تمام بڑے مذاہب کی ابتداء پہاڑی مقامات سے ہوئی اور پہاڑوں نے ہرزمانے کے ابتدائی مؤحدین اوران کے پیشواؤں کے لئے نہ صرف ایک ''پلیٹ فارم'' کا کام دیا بلکہ قدرتی حفاظتی پناہ گاہیں بھی فراہم کیں۔جس کی ایک مثال قرآن کریم میں بیان اصحاب کہف کے حالات وواقعات ہیں۔

جاپان میں واقع ایک پہاڑ فوجی یاما (Fujiyama) شنٹومذہب میں مقدس سمجھا جاتا ہے۔ہرسال چالیس ہزار کے لگ بھگ معتقدین اس پہاڑ کی چوٹی کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ ہندوؤں، یہودیوں، بدھ مت اور دیگر کئی دیگر مذاہب میں ایسے کئی پہاڑ مقدس اورتاریخی حیثیت کے حامل ہیں۔

خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک طرف اپنی مخلوق میں سے مچھر جیسے ننھے وجودکومثال کے طور پرپیش کیا تو دوسری طرف ایک ضخیم سنگلاخ پہاڑ کوہ طورکوبھی ''والطّور'' کے الفاظ میں شہادت کے طور پرپیش کیا،ایک ایسا پہاڑ جس کے نام سے قرآن کی ایک سورۃ بھی موسوم ہے۔

☆حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالہ سے اسی کوہ طور کا ذکر قرآن کریم میں متعدد جگہ آیا ہے۔ مثلاً:

''جب موسیٰ نے وقت مقررہ کو پورا کرلیا اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلا تو اس نے طور کی طرف ایک آگ دیکھی اوراپنے گھر والوں سے کہا تم یہاں ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔'' (القصص 30)

''اورتو طور کی جانب نہیں تھا جب کہ ہم نے (موسیٰ کو) پکارا۔'' (القصص 47)

بائبل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ بیان درج ہے:''اور میں پہلے کی طرح چالیس دن اور چالیس رات پہاڑ پرٹھہرارہااوراس دفعہ بھی خداوند نے میری سنی''۔ (استثنا 10:10)

☆حضرت عیسیٰ علیہ السلام اورآپ کی والدہ محترمہ کے بارہ میں ارشادربانی ہے:

''اورہم نے ابن مریم اوراس کی ماں کوایک نشان بنایااورہم نے ان دونوں کوایک اونچی جگہ پر پناہ دی جوٹھہرنے کے قابل اوربہتے ہوئے پانیوں والی تھی۔ (مومنون 51)

انجیل کے عہدنامہ جدید کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمیشہ یہ معمول تھا کہ آپ پہاڑوں پرآیاجایاکرتے تھے:

''اورجیسا کہ اس کا دستورتھا وہ کوہ زیتون پر گیا۔'' (لوقا 22:39)

''جب وہ کوہ زیتون پر بیٹھا تھا تو اس کے شاگرداس کے پاس آئے۔'' (متی 24:3)

''وہ اس بڑے ہجوم کودیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اورجب بیٹھ گیاتواس کے شاگردبھی اس کے پاس آگئے۔'' (متی 5:1-2)

''جب یسوع پہاڑ سے نیچے آیا تو بہت بڑا ہجوم اس کے پیچھے ہولیا۔'' (متی 8:1)

''یسوع نے پطرس یعقوب اوریعقوب کے بھائی یوحنا کوہمراہ لیااورانہیں ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا''۔ (متی 17:2)

''تب گیارہ شاگردگلیل گئے اوراس پہاڑ پر جمع ہوئے جہاں یسوع نے انہیں جانے کی ہدایت کی تھی۔چنانچہ یسوع ان کے پاس آیا۔'' (متی 28:16-18)

☆خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ بھی بعثت سے قبل ایک پہاڑی میں واقع غار حرا میں جاکرکئی کئی دن عبادت کیا کرتے تھے اور آپ پر پہلی وحی اسی غار میں نازل ہوئی۔ (صحیح بخاری)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا:''کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ہمارے نبی کریم ﷺ بھی خلوت اورتنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔آپ عبادت کے لئے لوگوں سے دورتنہائی کی غار میں جوغار حراتھی چلے جاتے تھے۔یہ غار اس قدرخوفناک تھی کہ کوئی انسان وہاں جانے کی جرأت نہ کرسکتا تھالیکن آپ ﷺ نے اس کواس لئے پسند کیا ہوا تھا کہ......آپ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔مگر خدا کا حکم ہوا یاایھاالمدثر قم فانذر ......کہ آپ ﷺ تنہائی کو جوآپ کو بہت پسند تھی اب چھوڑ دیں۔'' (ذکرحبیب صفحہ 204)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپ ﷺ کواپنی قوم کو تبلیغ حق کا حکم دیا تو آپ ایک پہاڑی کوہ صفا پہ چڑھ گئے اور بلندآواز سے لوگوں کوخدائے واحد پہ ایمان لانے کی دعوت دی۔ (صحیح بخاری)

مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے آپ ﷺ کوتین دن ایک پہاڑی میں واقع غار ثور میں پناہ لینا پڑی تھی۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے اور یوں ''یارغار'' ہونے کا اعزاز اور لقب پایا۔ قرآن کریم میں خداتعالیٰ نے اس واقعہ کوان الفاظ میں بیان فرمایا:''اگرتم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کروتو اللہ (پہلے بھی) اس کی مددکرچکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفرکیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔جب وہ دونوں غار میں تھےاوروہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔پس اللہ نے اس پراپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کوتم نے کبھی نہیں دیکھا۔'' (سورۃ التوبہ آیت 40)

احد کا پہاڑ اسلامی تاریخ میں جنگ احد کے حوالہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضورﷺ ایک بار سفرکرتے ہوئے احد کے قریب سے گزرے تو فرمایا''احد ایک ایسا پہاڑ ہے جوہمیں عزیز رکھتا ہےاورہم اسے عزیز رکھتے ہیں''۔ (صحیح بخاری)

احد کا پہاڑ تقریباً 7 کلومیٹر لمبا اوراڑھائی تا 3 کلومیٹر چوڑا ہے۔آنحضور ﷺ نے ایک بار فرمایا:''مجھے اگر احد پہاڑ کے برابر بھی سونا مل جائے تو میں وہ سارے کا سارا خداتعالیٰ کے رستہ میں خیرات کردوں''۔

(صحیح بخاری۔کتاب الزکوٰۃ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مرزا خلیل احمد بیگ صاحب استاد جامعہ احمدیہ گھانا انٹرنیشنل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عقیل احمد واقف نو نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ عارفہ خلیل صاحبہ کو ملی۔ مورخہ 8/اگست 2013ء کو تقریب آمین میں ایک احمدی عرب دوست مکرم معتز قزق صاحب از سیریا حال گھانا نے عزیزم عقیل احمد سے قرآن کریم سنا اور محترم فرید احمد نوید صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا انٹرنیشنل نے دعا کروائی۔ عقیل احمد، مکرم مرزا بشیر احمد صاحب درویش قادیان ابن حضرت مرزا بہادر بیگ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس کتاب کی تعلیمات کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم شمس الحق راما صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 11 ستمبر 2013ء کو مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب صدر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور پر کسی نامعلوم شخص نے تیزاب پھینک دیا۔ آپ کلینک بند کر کے گھر جا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چہرہ محفوظ رہا۔ مگر جسم پر زخموں کے نشان ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے جملہ پیچیدگیوں سے بچائے اور ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نگران تعمیرات وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم چوہدری نصیر احمد شاہد صاحب بقضائے الٰہی 26 ستمبر 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اینجیو پلاسٹی کے دوران وفات پا گئے۔ مرحوم کی رہائش لاہور میں تھی اور بغرض علاج دو تین دن پہلے ربوہ تشریف لائے تھے۔ 27 ستمبر کو بعد نماز مغرب دارالنصر وسطی ربوہ میں مریم سکول کے سامنے گراؤنڈ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم چوہدری نصیر احمد شاہد صاحب سٹیٹ لائف انشورنس کمپنی میں اکاؤنٹنٹ کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد جاوید صاحب آف لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔ احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ ترکہ مکرم عبدالحمید صاحب)

مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند مکرم عبدالحمید صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11 بلاک نمبر 2 محلّہ دارالصدر برقبہ 4 کنال میں سے 6 مرلہ 87.85 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم عامر حمید صاحب کے علاوہ دیگر ورثاء خاکسار کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ شبنم اکرم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ شازیہ احمد صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم عامر حمید صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سکینہ اصغر بھٹی صاحبہ ترکہ مکرم محمد اصغر بھٹی صاحب)

مکرمہ سکینہ اصغر بھٹی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے خاوند مکرم محمد اصغر بھٹی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5 بلاک نمبر 15 محلّہ دارالنصر برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ عاصمہ اصغر بھٹی صاحبہ اور مکرمہ آسیہ پروین صاحبہ خاکسار اور مکرم عبدالسلام طاہر صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ سکینہ اصغر بھٹی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ عاصمہ اصغر بھٹی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ آسیہ پروین صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم عبدالسلام طاہر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆......☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

14/اکتوبر 2013ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
3:55 am	سوال و جواب سیشن 6 مئی 1984ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
6:05 am	گلشن وقف نو
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
9:00 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	بیت الرحمٰن ویلنسیا سپین کا افتتاح 3/اپریل 2013ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	حج۔ ایک ڈاکومنٹری
2:00 pm	فرنچ پروگرام 14 فروری 1999ء
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جولائی 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm	تامل سروس
4:30 pm	حج بیت اللہ
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2007ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	تامل سروس
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	بیت الرحمٰن ویلنسیا سپین کا افتتاح

15/اکتوبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
4:15 am	تامل سروس
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:30 am	بیت الرحمٰن ویلنسیا سپین کا افتتاح
7:30 am	کڈز ٹائم
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2007ء
9:15 am	تامل سروس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2 نومبر 2008ء
1:15 pm	آسٹریلین سروس
1:45 pm	سوال و جواب 6 مئی 1984ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:35 pm	قرآن کوئیز
9:50 pm	حج بیت اللہ
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

باقی صفحہ 8 پر

عطیہ خون خدمت خلق ہے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

(بقیہ از صفحہ 7 ایم ٹی اے کے پروگرام)

16/اکتوبر2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر2013ء (سندھی سروس)
1:30 am	عید قربان۔ بچوں کے لئے عیدالاضحیٰ سپیشل پروگرام
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
2:55 am	حج بیت اللہ
3:45 am	سوال و جواب
5:00 am	حضور انور کا خطاب عیدالاضحیٰ براہ راست نشریات
7:10 am	پاک کعبہ
7:45 am	قرآن کوئیز
9:00 am	حج بیت اللہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	الترتیل
11:50 am	جلسہ سالانہ قادیان 27 مئی 2009ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال و جواب 21/اکتوبر1995ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	سواحیلی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
7:05 pm	عید سپیشل بنگلہ پروگرام
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	عیدالاضحیٰ کی تقریبات۔ سپیشل عیدالاضحیٰ مبارک
9:35 pm	فیتھ میٹرز
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ قادیان

17/اکتوبر2013ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:05 am	عید کی تقریبات
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:40 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ قادیان
7:20 am	دینی و فقہی مسائل
7:55 am	ایک منٹ چیلنج۔ ایک پروگرام
8:55 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:45 am	حضور انور کے ساتھ ایک ریسیپشن پروگرام
1:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 10 دسمبر 1996ء
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر2013ء (بنگلہ سروس)
8:05 pm	عید ملن: عیدالاضحیٰ کا سپیشل پروگرام
8:55 pm	Maseer-E-Shahindgan (فارسی پروگرام)
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کے ریسیپشن پروگرام

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

خبریں

برگر لپیٹنے والا کاغذ کھایا بھی جا سکتا ہے

برازیل میں برگر لپیٹنے کے لئے ایک ایسا کاغذ بنایا گیا ہے۔ جسے برگر کھانے کے ساتھ کھایا بھی جا سکتا ہے اس منفرد ایجاد کو لوگوں نے بہت پسند کیا ہے۔ برازیل میں کاغذ کے ساتھ کھایا جانے والا برگر بہت مشہور ہے۔ پیکنگ کے لئے استعمال کیا جانے والا کاغذ سفید رنگ کا ہے اور اس کاغذ کا اپنا کوئی ذائقہ نہیں۔ نظام ہاضمہ پر بھی اس کے مضر اثرات نہیں ہوتے۔ اس ایجاد کے ذریعے لوگوں کے برگر کا کوئی بھی ٹکڑا کوڑے کی نذر نہیں ہوتا۔ برازیل کے ایک ریسٹورنٹ نے متعلقہ اداروں سے منفرد ایجاد پیش کرنے کی اجازت چاہی اور ان اداروں نے کچھ لیب ٹیسٹ کے بعد اس ایجاد کو ماحول دوست قرار دیا۔

بھارت کا کمبھ میلہ بھارت میں ہندو مذہب میں انتہائی اہمیت رکھنے والا مہا کمبھ میلہ بارہ سال کے بعد بھارتی شہر الہ آباد میں منعقد ہوتا ہے۔ اسے زمین پر انسانوں کا بہت بڑا اجتماع قرار دیا جاتا ہے۔ اس میلے میں لاکھوں ہندو یاتری دور دور سے آکر اس مقام پر اشنان (غسل) کرتے ہیں۔ جہاں دریا گنگا اور جمنا ملتے ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق اس اشنان سے سارے گناہ دھل جاتے ہیں۔ یہ میلہ پچپن دن جاری رہتا ہے۔ میلے کے دوران اشنان کرنے والے یاتریوں کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔

کسی نے بولی نہیں لگائی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں 26 لاکھ بے روزگار ہیں جو نوکری کے حصول کیلئے مختلف طریقے آزماتے رہتے ہیں، حال ہی میں ایک بے روزگار شخص نے لوگوں کی توجہ حاصل کرنے اور اپنی تشہیر کے لئے انٹرنیٹ پر خود کو نیلامی کے لئے پیش کر دیا اور صرف 90 پیسے سے نیلامی شروع کر دی تاہم حیرت انگیز طور پر کسی بھی شخص نے آن لائن اسے خریدنے میں دلچسپی نہیں دکھائی اور روزگار کے حصول کے لئے اس کا یہ تجربہ بھی ناکام ہو گیا۔

(روزنامہ دنیا 19 جولائی 2013ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 4۔اکتوبر

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:53

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4/اکتوبر2013ء

6:00 am	حضور انور کا ایوان طاہر کینیڈا کا افتتاح اور خطاب
7:45 am	خطبہ جمعہ Live
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	حضور انور کا یورپین پارلیمنٹ ہاؤس میں 4 دسمبر 2012ء کا خطاب
1:15 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ
9:20 pm	خطبہ جمعہ 4/اکتوبر2013ء

چوہدری پراپرٹی ایڈوائزر

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

گل مارکیٹ ساہیوال روڈ نزد جلسہ گاہ ربوہ

0300-8135217,0333-6706639

0333-8217034

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ

اٹھوال فیبرکس

اتحاد کاٹن 3P-4P پرنٹ لیلن۔

پرنٹ شرٹ + کھدر + بے بی کاٹن

پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر 0333-7231544

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

جرمن ٹیوشن

لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں جرمن زبان کے امتحان کی تیاری، جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے

رابطہ کریں: 0306-4347593

FR-10

Skylite Institute of Information Technology (Educating People For Future)

کمپیوٹر ڈپلومہ — سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز / ڈپلومہ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے

کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ | مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ | گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ | ویب ڈیولپمنٹ دورانیہ 3 ماہ | اردو ان پیج دورانیہ 1 ماہ

کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار مواقع

نظارت تعلیم سے منظور شدہ ، UPS اور جنریٹر کی سہولت ، ائیر کنڈیشنڈ کلاس رومز ، کوالیفائیڈ ٹیچرز

4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002

مکان برائے فروخت

10 مرلہ مکان برائے فروخت

12/13 دارالصدر جنوبی ربوہ نزد چوک یادگار

رابطہ: ڈاکٹر حمید احمد: 0333-5939846

LEARN German LANGUAGE

By German Lady Teacher

صرف خواتین کے لیے

Contact # 0302-7681425 & 047-6211298